اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امام اہلسنت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

معروف بہ

مسمّٰی بنامِ تاریخی الملفوظ ۱۳۳۸ھ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنت مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

SC 1286

اعلیٰ حضرت مُجدِّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند

حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلمَدِیْنَۃُ العِلْمِیَۃ

سن طباعت: 12 جُمادی الاُخریٰ 1430ء، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکتَبۃُ المَدِینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

تَوَکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتمادعَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔(فتاوی رضویہ ج ۲٤ ص۳۷۹)یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

ہے ابھی تو میرے سامنے کھیر تناوُل فرمائی اور فرماتے ہیں اتنی مدت سے کچھ نہیں کھایا مگر بلحاظِ ادب خاموش۔ دریا پر آ کر جیسا فرمایا تھا کہہ دیا۔ دریا نے پھر راستہ دے دیا، جب اپنے آقا کی خدمت میں پہنچا تو اس سے نہ رہا گیا اور عرض کی: ''حضور یہ کیا معاملہ تھا؟'' فرمایا: ''ہمارا کوئی فعل اپنے نفس کے لئے نہیں ہوتا۔''

وهابیه کی نماز؟

عرض: وہابیہ کی جماعت چھوڑ کر الگ نماز پڑھ سکتا ہے؟

ارشاد: نہ اُن کی نماز نماز ہے نہ اُن کی جماعت جماعت۔

وهابیه کی مسجد؟

عرض: وہابیوں کی بنوائی ہوئی مسجد، مسجد ہے یا نہیں؟

ارشاد: کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے۔

وهابی مُؤذِّن کی اذان کا اِعاده

عرض: وہابی موذِّن کی اَذان کا اعادہ کیا جائے یا نہیں؟

ارشاد: جس طرح اُن کی نماز باطل اُسی طرح اذان بھی، ہاں تعظیماً **اللہ** کے نام پر جَلَّ شَانُہٗ اور نامِ اقدس (یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نام مبارک) پر دُرُود شریف پڑھے۔

کیا کفّار سے نرمی کرنی چاهئے؟

عرض: حضور یہ روایت صحیح ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے کاشانۂ اقدس میں ایک کافر مہمان ہوا، اور اس خیال سے کہ اَہلِ بیتِ اطہار بھوکے رہیں سب کھانا کھا گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجرہ شریف میں ٹھہرایا۔ پچھلی رات کے وقت پیٹ میں گرانی معلوم ہوئی اور تھوڑی دیر بعد اِجابت (یعنی پاخانے) کی ضرورت ہوئی۔ شرمندگی کی وجہ سے کہیں کوئی دیکھ نہ لے حجرے شریف میں غلاظت پھیلائی اور تمام بستر وغیرہ خراب کر دیا اور صبح ہوتے ہی وہاں سے چل دیا۔ جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) حجرے شریف میں مہمان کی خیریت معلوم کرنے کی غرض سے تشریف لائے تو یہ کیفیت ملاحظہ فرمائی۔ آپ نے نجاست کو صاف کروایا۔ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) کو اُس (کافر) کی اس ناشائستہ حرکت پر

سخت غصہ آیا۔ اتفاقاً عُجلت (یعنی جلدی) میں وہ اپنی تلوار بھول گیا اور تلوار بہت اچھی تھی جس کے لئے اُسے مجبوراً پھر لَوٹنا پڑا۔ یہاں آکر دیکھا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) بستر صاف کروار ہے ہیں۔ امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سزا دینے کا اِرادہ کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ یہ میرا مہمان ہے اور اُس سے فرمایا: ''تم اپنی تلوار بھول گئے تھے جہاں رکھی تھی وہاں سے اُٹھالو۔'' (مثنوی شریف مترجم، دفتر پنجم، ص ۲،۳)

وہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے اِس خُلقِ عظیم کو دیکھ کر فوراً **مشرف باسلام** ہو گیا تو حضور! اِس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کفار پر بھی نظرِ عنایت کرنا چاہیے؟

ارشاد: اس کے قریب روایت ''مثنوی شریف'' (یعنی مثنوی مولانا روم علیہ رحمۃ القیوم) میں مذکور ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن ہی سے **خُلق** فرماتے جوڑ جوع لانے والے ہوتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے اور کفار ومرتدین کے ساتھ ہمیشہ **سختی** فرماتے۔ اُن کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھر وائیں، ہاتھ کاٹے پاؤں کاٹے۔ پانی مانگا تو پانی تک نہ دیا۔ یہ سلوک کس کے ساتھ تھے؟ وہ جوڑ جوع لانے والے نہ تھے۔

سامنے سے کھانا اُٹھوا دیا

امیر المؤمنین فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا زمانۂ خلافت ہے آپ **مسجدِ نبوی** (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) سے نماز پڑھ کر تشریف لئے جاتے ہیں۔ ایک مسافر نے کھانا مانگا، امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسے ہمراہ لے آئے۔ خادِم بحکم امیر المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کھانا حاضر کرتا ہے۔ اتفاقاً کھاتے کھاتے اس کی زبان سے ایک بد مذہبی کا فقرہ نکل جاتا ہے جس پر حضور (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فوراً اُس کے سامنے سے **کھانا اُٹھوا** لیتے ہیں اور خادِم کو حکم دیتے ہیں کہ اُسے **نکال** دے۔

(کنز العمّال، کتاب العلم، الحدیث ۲۹۳۸٤، ج ۱۰، ص ۱۱۷)

وہابی واعِظ کا پردہ چاک ہو گیا

ربُّ العزت (عزَّوجلَّ) کی شان ہے کہ بد مذہب کیسا ہی جامۂ عیاری پہن (یعنی بھیس بدل) کر میرے سامنے آئے، خود بخود دل **نفرت** کرنے لگتا ہے۔ حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کے زمانۂ حیات میں دہلی کا ایک واعظ حاضر ہوا اور اس وقت مولانا عبد القادر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف رکھتے تھے۔ اسماعیل دہلوی اور وہابیہ پر بڑے شدّ ومد (یعنی زور وشور)

سے دیر تک لعن طعن کی اور اس نے اپنے سُنّی ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا۔ میرے بچپن کا زمانہ تھا۔ جب وہ چلا گیا تو میں نے اپنا خیال حضرت کی خدمت میں ظاہر کیا کہ مجھے تو یہ پکا وہابی معلوم ہوتا ہے۔ مولانا بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''ابھی تو وہ تمہارے سامنے وہابیوں اور اسمٰعیل پر تبرا (یعنی برا بھلا) کہہ گیا ہے!'' میں نے عرض کی کہ میرا قلب گواہی دیتا ہے کہ یہ سب تَقِیَّہ (یعنی اپنے مذہب کو چھپاتے ہوئے جھوٹ بولنا) تھا، اسے جامع مسجد میں وعظ کہنے کی اجازت ہمارے حضرت سے لینی ہے کہ بے حضرت کی اجازت کے یہاں وعظ نہیں کہہ سکتا، اس لئے اس نے تمہید ڈالی۔ دوسرے دن شام کو پھر حاضر ہوا۔ میں نے اسے مسائلِ وہابیت میں چھیڑا، ثابت ہوا کہ پکا وہابی ہے۔ (لہٰذا) دفع کر دیا گیا۔ اپنا سامنہ لے کر چلا گیا۔

اعلیٰ حضرت اور ایک نجدی کی ملاقات

حضرت والد ماجد قدس سرہ العزیز (یعنی رئیس المتکلمین علامہ نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان) کے وصال شریف کے کچھ دنوں بعد جب کہ اپنے منجھلے (یعنی درمیانے) بھائی مرحوم (یعنی شاہِ سخن، استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الحنان) کے مکان میں رہتا تھا۔ باہر تنہا تھا۔ گلی میں سے ایک عربی صاحب نظر آئے۔ جب قریب آئے میں نے چاہا اُن کے لئے قیام کرتا کہ اہلِ عرب کے لئے قیام میری عادت تھی مگر اس بار دل کراہت کرتا ہے۔ میں اٹھنا چاہتا ہوں اور دل اندر سے دامن کھینچتا ہے۔ آخر میں نے (اپنے نفس سے) کہا کہ یہ تیرا تکبر ہے۔ جبراً قہراً قیام کیا وہ آکر بیٹھے۔ میں نے نام پوچھا کہا: عبدالوھاب۔ مقام پوچھا کہا: نجد۔ اب تو میں کھٹکا اور میں نے اُس سے مسائل متعلقہ وہابیت پوچھے۔ اتنا اشد وہابی نکلا کہ یہاں کے وہابیہ اُس کی شاگردی کریں۔ بار بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک لیتا، نہ اوّل میں کلمۂ تعظیم نہ آخر میں دُرُود۔ میں اُسے ہر بار روکتا اور کلماتِ تعظیم اور دُرُود شریف کی ہدایت کرتا اور وہ نہ مانتا۔ آخر میں نے سختی کے ساتھ اُس سے کہا تو مجبور ہو کر بولا: '' اَقُوْلُ لِقَوْلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ '' میں تمہارے کہنے سے کہتا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ میں نے اسے دفع کیا۔ اخیر فقرہ یہ تھا کہ ہمارا ''رُخصتانہ (یعنی رُخصتی کا انعام)'' دو۔ میں نے شہر کے دو ایک وہابیوں کا پتہ بتا دیا کہ اُن کے پاس جا یہاں تیرے لئے کچھ نہیں۔ بالآخر وہ خائب و خاسر (یعنی ناکام و نامُراد) دفع ہوا۔ میں نے اپنے دل کو شاباش دی کہ تُو نے ہی ٹھیک کہا تھا۔

اعلیٰ حضرت اور ایک رافضی

ایک دفعہ علی گڑھ سے ایک شخص اپنا بیگ وغیرہ لئے آیا۔ اُس کی صورت دیکھ کر میرے قلب نے کہا: ''یہ رافضی